فرقہ واریت کی بیخ کنی اتحاد کی اساس ہے

علمائے دین کے فرائض میں مصالحانہ کردار ادا کرنے سے بھی اہم تر فریضہ یہ ہے کہ فرقہ بندی کے بنیادی سبب کا جائزہ لے کر اس کا تدارک کرنے کی کوشش کریں؛ تاکہ ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری''

ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے کہ امتِ اسلامیہ کی متفقہ عبادات اور تہواروں میں ایسی کشیدگی پیدا نہیں ہوتی' اگرچہ فروعی اختلافات موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً پانچوں نمازیں، زکوٰۃ، روزہ، حج وعمرہ اور تلاوتِ قرآن پاک وغیرہ۔ اور جو عبادتیں نزولِ قرآن کا دور گزر جانے کے بعد شروع ہوئی ہیں' ان کی انجام دہی میں ایسے خطرے رہتے ہیں جن کی خاطر امن کمیٹیاں تشکیل دینا پڑتی ہیں اور سارے سرکاری ونجی دستیاب وسائل جھونک دینے کے باوجود شرپسند عناصر بسا اوقات اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

نزولِ قرآن کے بعد ایجاد کردہ ان عبادتوں پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے ہم ہر فرقہ ومسلک کے علماءکرام سے عرض کرتے ہیں کہ ان پر نظرثانی کریں۔ ایسی صورت میں اتفاقِ امت اسلامیہ کو فروغ حاصل ہوگا۔ آخر اس حقیقت سے کون بے خبر ہے کہ وحدتِ عقیدہ وعمل کی بنیاد پر قائم ''اتفاق واتحاد'' ہی مستحکم وپائیدار ہوتا ہے اور یہی وہ اصل اسلامی قوت ہے' جس کے آگے کوئی کافر دم مارنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔

اگر نوج ان پر نظرثانی کی گنجائش نہ ہو تو امت محمدیہ پر اتنا احسان تو ضرور کریں کہ ان عبادات کو چاردیواری کے اندر محدود رکھیں۔ بہرحال ہمیں اسلام مخالف عناصر اور انسانیت دشمن دہشت گردوں کو اپنے مذموم مقاصد میں ناکام کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ اقدام تو اٹھانے پڑیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً

اہل بیت عظام سے محبت وعقیدت

اہل حدیث کے بنیادی اصول شریعت قرآن مجید اور سنت نبویہ سے واضح الفاظ میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظامؓ سب کے ساتھ دینی تعلق داری کی وجہ سے شرعی حدود کے مطابق محبت رکھنا ازبس ضروری ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آلِ محمد رضی اللہ عنہم پر درود وسلام بھیجے بغیر ہماری تو نماز ہی مکمل نہیں ہوتی۔